Advance Social Science Archives Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.3 No.1,January-March,2025.Page No.39-45
Print ISSN: 30062497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A STUDY OF THE LIMITATION OF HALAL AND HARAM FOR A TRADER IN THE LIGHT OF ISLAMIC PERSPECTIVE

اِسلامی تعلیمات کی روشنی میں تاجر کے لئے حلال وحرام کے حدود کا مطالعہ

Mr. Attaullah	Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
	Email: attaullah@kust.edu.pk
Dr. Qazi Abdul Manan	Assistant Professor Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
	Email: dr.manan@kust.edu.pk
Mr. Muhammad Salman Qureshi	M.Phil Research Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
	Email: is320232013@kust.edu.pk

ABSTRACT

This study sheds light on the Sharia principles and regulations of trade in the light of Islamic teachings. With reference to the Quran and Hadith, it has been clarified that trade is not only the basic unit of the economy but also has the status of worship under Sharia principles. The study has examined the issues that make trade halal and pure, such as avoiding interest, fraud, adulteration, and false oaths. Furthermore, in the context of Hadiths, guiding principles have been formulated for those traders who can elevate trade to the level of worship with honesty and piety. The aim of the study is to encourage present traders to trade in accordance with Islamic principles and provide them with the principles of success in this world and the hereafter. This study will clarify how ethical principles of trade can be reconciled with today's business challenges in the light of Islamic teachings.

Keywords: Qur'an, Hadith, Islamic Economic system, Prohibited sale, interest

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے؛

"وما خلقت الجن الانس الا لیعبدون"[1]

ترجمہ:ہم نے انسان اور جنات کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کئے ہیں۔

پھر عبادات دو قسم پر ہیں۔ (1)بلاواسطہ عبادات (2)بلواسطہ عبادت

بلاواسطہ عبادات میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ بلواسطہ عبادات میں تجارت وغیرہ شامل ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ تجارت اگر شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ تو وہ بھی عبادت ہے۔ مسبوط میں امام سرخسی ؒ نے امام محمدؒ کے بارے میں تین باتیں ذکر کی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ امام محمدؒ سے پوچھا گیا؛

" لم لم تحرر فی حق الزھد شیئاً "

ترجمہ: آپ نے زہد وتقوی سے متعلق کیوں کچھ نہیں لکھا۔

آپ نے فرمایا میں کتاب البیوع لکھی ہے۔ مطلب اس جواب کا یہ تھا کہ بیوعات یعنی کاروبار، تجارت، اور معاملات کو شرعی اصولوں کے مطابق سرانجام دینے کا نام زہد وتقوی ہے۔ اور دوسری بات امام سرخسیؒ نے یہ لکھی کہ امام محمدؒ اکثر غمگین رہتے تھے کسی نے آپ سے پوچھا آپ ہمیشہ اتنے پریشان کیوں رہتے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا ؛

"مابالك فی رجل جعل الناس قنطرۃیمرون علیھا " [2]

ترجمہ: اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس کو لوگوں نے پل بنایا ہوا ہے۔ جس پر وہ گزرتے ہیں۔

اور تیسری بات جو امام محمدؒ سے متعلق مسبوط میں لکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ امام محمدؒ اکثر بازاروں میں گھوما کرتے تھے۔ کسی نے آپ سے پوچھا آپ تو عالم آدمی ہے۔ آپ کا بازار سے کیا سروکار۔ آپ کا تعلق تو کتاب کے ساتھ ہونا چاہیے۔ آپ نے جواب میں فرمایا میں اس لئے بازار میں پھیرتا ہوں تاکہ تاجروں کے معاملات کو قریب سے دیکھ کر اس کا صحیح حل نکال سکوں کیونکہ کسی کے سوال کو، اس کے عرف واصطلاح کو سمجھنا نصف علم ہے۔

کنزالعمال میں ایک روایت مذکور ہے۔ اگرچہ اس کے سند میں بعض محدثین نے کلام کیا لیکن معنی ومضمون کے لحاظ سے اس کی تائید دیگر نصوص سے ہوتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

"طلب کسب الحلال فریضۃ بعد فریضۃ" [3]

ترجمہ: رزق حلال کو طلب کرنا دین کی اولین فرائض کے بعد دوسرے درجے کا فریضہ ہے۔

یعنی ایک تو بنیادی فرائض ہیں۔ جن کو بلاواسطہ عبادات کہتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر جو فریضہ ہے وہ حلال رزق کی طلب ہے۔ احادیث مبارکہ پر ایک نظر ڈالی جائے تو کاروبار (تجارت) کے بارے میں دو قسم کے احادیث ہمیں ملتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جس میں تاجر کا مرتبہ ومقام انبیاء صدیقین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

"التاجر الصدوق الامین مع النبین والصدیقین"[4]

ترجمہ: وہ تاجر جس میں صداقت اور امانت کے صفات ہوں اس کا مرتبہ انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا۔

جبکہ دوسرے قسم کے احادیث مبارکہ میں تاجروں کا حشر فساق وفجار کے ساتھ ہونے کا تذکرہ ہے۔

"التجار یحشرون یوم القیامۃ فجارا الامن اتقی وبرو صدق"[5]

ترجمہ: تاجروں کا حشر قیامت کے دن فساق وفجار کے ساتھ ہوگا، مگر وہ تاجر اس سے مستثنیٰ ہے۔ جس کے اندر تین صفات ہوں۔ اول تقوی وپرہیز گاری یعنی حرام سے اجتناب، دوم نیکی یعنی احسان وخیر خواہی کا جذبہ، سوم سچائی۔

احادیث مبارکہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ تاجر کا حشر انبیاء کرامؑ وصدیقین کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے. جبکہ فساق وفجار کے صف میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ تاہم ان عوامل کا تذکرہ ناگزیر ہیں جن کے بناء پر تاجر فساق وفجار کی معیت سے بچ جائے اور انبیاء وصدیقین جیسا مقام ومرتبہ خاص کر سکیں۔ ذیل میں ان امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر تاجر آخرت کے کامیابی سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔

(1)۔ سود سے اجتناب:

اپنی تجارت کو پاکیزہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ سود، جیسے غلیظ عمل سے اجتناب کیا ہے جائے۔ قرآن مجید میں اسے "رجس من عمل الشطٰن "[6]ترجمہ: "یہ (سود، جوا) گندگی ہے شیطان کا عمل ہے۔" پھر سود کے کچھ نت نئے طریقے ہیں۔ مثلاً مروجہ کمرشل بینکوں میں پیسے رکھ کو اس کا منافع حاصل کرنا، انشورنس (بیمہ) کی مختلف صورتیں، مختلف انعامی بانڈز کی خرید و فروخت، ایزی پیسہ اکاونٹ میں رقم رکھوانے کے عوض مختلف سہولیات کی فراہمی اور قرض کے عوض منافع حاصل کرنا یہ سب سود کے رائج الوقت صورتیں ہیں، جن سے بچنا ضروری ہے۔

(2)۔ قمار (جوابازی) سے اجتناب:

قرآن مجید میں جسطرح سود کو "رجس من عمل الشیطن"[7] قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح جوابازی کو بھی رجس اور گندگی کا نام دیا گیا ہے۔ آسان الفاظ میں قمار (جوابازی) کی تعریف یہ ہے کہ اپنے پیسے ایسے جگہ لگانا جہاں اس بات کا بھی خطرہ ہو کہ سارا رقم ڈوب جائے اور یہ امکان بھی ہو کہ اس پر کئی گنا زیادہ منافع مل جائے۔ اس کے کچھ قدیم صورتیں ہیں۔ اور آجکل اس کی نئی صورتیں قرعہ اندازیوں کی شکل میں رائج ہیں۔ کسی موٹر سائیکل یا گاڑیوں وغیرہ پر قرعہ اندازی ہوتی ہے۔ کئی سارے افراد ایک مقررہ رقم جمع کرتے ہیں۔ پھر اس پہ قرعہ اندازی ہوتی ہے۔ اور ایک آدمی کے نام موٹر سائیکل نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری صورتیں ہیں۔ جن سے بچنا ضروری ہے۔

(3)۔ دھوکہ (غرر):

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا، فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ؟، فَأَخْبَرَهُ، فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ[8]

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا: "کیسے بیچتے ہو؟" تو اس نے آپ کو بتایا، اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ حکم ملا کہ اس

کے غلہ (کے ڈھیر) میں ہاتھ ڈال کر دیکھئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ اندر سے تر (گیلا) تھا تو آپ نے فرمایا: ”جو شخص دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی دھوکہ دہی ہم مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے)“۔

(4)۔ملاوٹ:

کاروبار میں جن چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔ان میں ایک ملاوٹ ہے۔حدیث شریف میں ہے؛

من غش فليس مني[9]

ترجمہ: ملاوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں" یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔

(5)۔جھوٹی قسم:

ایک اور شرعی قباحت جو تجار کے ہاں دن بدن نام ہوتی جارہی ہے۔وہ ہے اپنے سودہ سلف کو مہنگے دام فروخت کرنے کے لئے جھوٹی قسموں کا سہارالینا ہے۔حالانکہ احادیث میں اس کی بہت سخت وعید میں وارد ہوئی ہیں؛

"عن ابي ذر، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة، ولا ينظر إليهم، ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم "، قال: فقراها رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلاث مرارا، قال ابو ذر: خابوا، وخسروا، من هم يا رسول الله؟ قال: " المسبل، والمنان، والمنفق سلعته بالحلف الكاذب"[10]

ابوزرعہ سے خرشہ بن حر سے انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ” تین (قسم کے لوگ) ہیں اللہ ان سے گفتگو نہیں کرے گا، نہ قیامت کے روز ان کی طرف سے دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اسے تین دفعہ پڑھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ناکام ہو گئے اور نقصان سے دوچار ہوئے، اے اللہ کے رسول! یہ کون ہیں؟ فرمایا: ” اپنا کپڑا (ٹخنوں سے) نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے سامان کی مانگ بڑھانے والا۔“

یہ تو بڑے ناکام و نامراد لوگ ہیں۔جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو احسان جتلانے والا ہے، دوسرا وہ شخص جو زیر جامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے، تیسرے وہ شخص جو جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنے سامان تجارت کو فروخت کرنے والا ہو۔اور بخاری شریف کی روایت ہے؛

"إن ابا هريرة، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول:" الحلف منفقة للسلعة، ممحقة للبركة"[11]

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”(جھوٹی) قسم (قسم کھانے والے کے خیال میں) سامان کو رائج کر دیتی ہے، لیکن برکت کو ختم کر دیتی ہے۔ "یعنی جھوٹی قسمیں سودے کی برکت کو ختم کر دیتی ہے۔

(6)۔مبیعہ(سودا)واپس نہ کرنا:

ایک اور برائی جو تجار کے ہاں رائج ہے۔وہ یہ کہ فروخت شدہ چیز کو واپس نہ کرنا ہے۔اکثر دکانوں پر یہ بات لکھی ہوتی ہے ۔"خریدی ہوئی چیز واپس یا تبدیل نہیں ہوگی" حالانکہ یہ بات شریعت کے مزاج کے بالکل مخالف ہے حدیث شریف میں ہیں؛

"عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"من اقال مسلما اقاله الله عثرته"[12]

ترجمہ:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی سے فروخت کا معاملہ فسخ کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

معلوم ہوا خریدی ہوئی چیز کی واپسی آخرت میں گناہوں کے معافی کا سبب ہے۔

(7)۔ناپ تول میں کمی:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔"ویل للمطففین"[13] ہلاکت ہے۔ان لوگوں کے لئے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ۔ پھر ناپ تول میں کمی کی مختلف صورتیں بازار میں رائج ہیں ۔ کبھی آٹا، چینی چاول وغیرہ کے بوریوں میں وزن کے لحاظ سے کمی کی جاتی ہے۔ کبھی گھی کے ڈبے قصداً کمپنی سے کم وزن کے منگوائے جاتے ہیں۔اور پورے وزن کے حساب سے فروخت کی جاتے ہیں۔ایک مسلمان تاجر کی حیثیت سے ان تمام صورتوں سے اجتناب ضروری ہے حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

"شدة العذاب يوم القيامة للمطففين من الصلوة والزكوة والصيام وغير ذلك من العبادات"[14]

ترجمہ: قیامت کے دن کمی کرنے والوں کے لئے سخت عذاب ہوگا پھر اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو نماز زکوۃ،روزہ اور دیگر عبادات میں کمی کرتے ہیں۔

قرآن مجید نے قوم شعیب کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ان میں کفر و شرک کے علاوہ ناپ توں میں کمی کرنے کی بیماری موجود تھی۔ چنانچہ وہ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوئے۔

" فاخذهم عذاب يوم الظلة"[15]

ترجمہ:" انہوں نے اسے جھٹلا دیا، آخر کار چھتری والے دن کا عذاب ان پر آگیا"۔

(8)۔قرض کے ادائیگی میں ٹال مٹول:

شریعت مطہرہ میں نے غریب اور مالدار دونوں کو ملحوظ نظر رکھ کر قرض کی ادائیگی کی اصول مقرر کی ہے چنانچہ مالدار کا قرض کے ادائگی میں ٹال مٹوں کو ظلم قرار پایا ہے جبکہ غریب اور تنگدست کو قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یعنی اگر کوئی صاحب استطاعت ہے۔اور پھر ادائیگی نہیں کررہا تو اس کا یہ عمل ظلم ہوگا۔ تاہم اگر کوئی تنگدست ہے۔اور قرض ادا کرنے سے قاصر ہے۔تو اسے مہلت دی جائے۔یا اگر طاقت ہو تو قرض معاف کیا جائے۔

(9)۔عیب ظاہر نہ کرنا:

ایک مسلمان تاجر کے ذمہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ سودا فروخت کرتے وقت سودا میں موجود ہر عیب کو خریدار پر ظاہر کردے اور احادیث مبارکہ کی رو سے عیب ظاہر نہ کرنے والا اللہ تعالی کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

"عن واثلة بن الاسقع ، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:" من با ع عيبا لم يبينه لم يزل في مقت من الله، ولم تزل الملائكة تلعنه"۔[16]

ترجمہ: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو کوئی عیب دار چیز بیچے اور اس کے عیب کو بیان نہ کرے، تو وہ برابر اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا، اور فرشتے اس پر برابر لعنت کرتے رہیں گے“۔

(10)۔خیانت سے بچنا:

دسویں چیز جس سے بچنا معاملات میں ضروری ہے۔ وہ ہے امانت میں خیانت کرنا، احادیث مبارکہ میں خیانت کو منافقین کی نشانی قرار دی گئی ہے تاجروں کے ہاں مختلف معاملات میں امانتاً اشتہار رکھے جاتے ہیں۔ اور جو چیز امانت کے طور پر رکھی جاتی ہے۔ اس کو استعمال کرنا قطعاً جائز نہیں۔ قرض اور امانت میں فرق یہ ہے کہ قرض کی ادائیگی مثل کے ساتھ ہوتی ہے۔ یعنی عین اس شی کو استعمال کرکے اس کی مثل ادا کی جاتی ہے۔

"الديون تقضى با مثالها"[17]

فقہاء کے ہاں مشہور قاعدہ ہے۔ جبکہ امانت یہ ہے کہ اس کے عین کی ادائیگی ضروری ہے۔ اور اگر اس عین کو استعمال میں لایا گیا تو یہ خیانت شمار پر گا. جس سے اجتناب ضروری ہے۔

مذکورہ بالا مذکورہ بالا (۱۰) امور ایسے ہیں۔ جن سے اجتناب کرکے ایک تاجر دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی سنوار سکتا ہے۔ اور اس کی یہ تجارت عبادت کے زمرے میں آکر کا صلحاء اور صدیقین کے مرتبے پر فائز ہو سکتا ہے۔ اور اگر ان شرائط کو ملحوظ نظر نہیں رکھا۔ تو دنیا میں بے چینی اور مصائب و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور آخرت میں بھی حشر فساق و فجار کے ساتھ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائش۔

واخردعوانا ان الحمدلله رب العالمين

مصادر و مراجع

---

[1] الذاریات:56

[2] کتاب الاثار ص90، دار الفکر بیروت

[3] کنز العمال، ج 4، 9231

[4] سنن ترمذی: 1209

5 سنن دادرمی حدیث: 2574

6 المائدہ:90

7 ایضاً

8 سنن ابی داود /کِتَاب الْإِجَارَةِ: 3452

9 صحیح مسلم، الإیمان، باب قول النبي ﷺ من غشنا فليس منا:101

10 صحیح مسلم، کتاب الاایمان:239

11 سنن ابو داوٗد، کِتَاب الْبُيُوعِ:335

12 سنن ابی داوٗد، کِتَاب الْإِجَارَةِ:3460

13 المطففین:01

14 بخاری کتاب البیوع:2117

15 الشعرا:189

16 سسنن ابن ماجہ، کتاب التجارات:2247

17 الاشباہ والنظائر ص 85